



سوال

(70) حالتِ نماز میں سلام کا جواب دینے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر مسجد میں جماعت ہو رہی ہو اور تمام نمازی باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں اور باہر سے آنے والا بلند آواز سے السلام علیکم کہے تو نمازیوں کو اس کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسؤله میں باہر سے آنے والا شخص جب سلام کہے تو نمازی اس کا جواب الفاظ سے نہ دیں کیونکہ نماز کی حالت میں کلام کرنا منع ہے بلکہ نماز ہاتھ کے اشارے سے جواب دے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

((قُلت لبلا ل: کیف رأیت ابیہ - صلی اللہ علیہ وسلم - یرد علیہم من قبلہم علیہ، ونویسلی؟ قال: یقول کذا، ونسط کذا. أخرجه أبو داود والترمذی وصححه))

"میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نبی کریم کو نماز کی حالت میں جب لوگ سلام کرتے ہیں تو آپ ان لوگوں کو جواب دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھا؟ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کہتے تھے اور اپنی ہتھیلی کو پھیلاتا" (بلوغ الامرام مع سبل السلام ۱/۱۴۰) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے تھے۔ زبان سے کلام نہیں فرماتے تھے۔ امام محمد بن اسماعیل الصنعانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

"والحدیث دلیل آنہ اودا سلم احد علی المصلی روعلیہ السلام یا شارة توون السطیق"

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب بھی کوئی آدمی کسی کو حالت نماز میں سلام کہے تو اس کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے نہ کہ زبان سے بول کر" (سبل السلام ۱/۱۴۰) حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل



ج 1

محدث فتویٰ